بیسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز سوموار 11 اکتوبر 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

لاہور۔جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کی تفصیل

*2312:جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بہت سی جعلی ہاؤسنگ سکیمیں شروع ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف محکمہ آٹھ ماہ سے اخبار میں اشتہار دے رہا ہے، لیکن جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ ڈی جی،ایل ڈی اے لاہور نے شہریوں کی شکایات پر لاہور میں جعلی ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا اور 131 جعلی سکیموں کی فہرست ایل ڈی اے کو دی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جعلی سکیموں کی فہرست پیش کرنے اور ان کے خلاف کارروائی کرنے پر سابقہ ڈی جی،ایل ڈی اے کا تبادلہ کر دیا گیا؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے اصل صورت حال یہ ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے پہلی دفعہ پنجاب سائٹ ڈویلپمنٹ ہاؤسنگ سکیمز رولز 2005 میں پورے پنجاب کے لئے بنائے اور نافذ العمل کئے جس کے تحت محکمہ ایل ڈی اے نے اپنے کنٹرولڈ ایریا جو کہ ضلع لاہور کا صرف 30 فیصد ہے سختی سے عمل درآمد کرایا اور کوئی جعلی سکیم نہ بننے دی۔یہاں یہ ذکر لازم ہو گا کہ لاہور میں ایل ڈی اے نے اپنے طور پر 2008 میں سروے کیا اور اس کے تحت پورے لاہور میں 131 سکیمیں غیر منظور شدہ پائی گئیں۔محکمہ ایل ڈی اے نے ان غیر منظور شدہ سکیموں کے خلاف اخبارات میں اشتہار بھی دیئے اور عوام کو مطلع کیا گیا کہ ان غیر منظور شدہ سکیموں میں خرید و فروخت نہ کریں اور کسی بھی پرائیویٹ سکیم میں پلاٹ خریدنے سے پہلے ایل ڈی اے سے رجوع کریں۔مزید برآں ان غیر قانونی سکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے سینئر سپیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کو چالان بھیجے گئے۔یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے مارچ 2010 میں پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 نافذ العمل کئے ہیں۔ جس کے تحت ایل ڈی اے اپنے کنٹرولڈ ایریا میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کا کنٹرول کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور باقی ایریا (ضلع لاہور) کا کنٹرول ٹاؤنز کے سپرد ہے محکمہ ایل ڈی اے نے اپنے زیر انتظام علاقہ میں کوئی نئی غیر قانونی سکیم نہیں بننے دی۔

(ب) جزو "الف" میں تفصیل سے جواب دیا جا چکا ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

پی پی 145-شادی پورہ تا سلامت پورہ لاہور میں سیوریج کی تفصیلات

*2390: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا لاہور نے شادی پورہ تا سلامت پورہ حلقہ پی پی 145 لاہور میں 72 انچ کا سیور کا پائپ بچھانا شروع کیا تھا؟

(ب) اگر ہاں تو یہ منصوبہ کب شروع ہوا اور کب مکمل ہونا تھا؟

(ج) اب تک اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنا کام موقع پر مکمل ہوا ہے؟

(د) یہ منصوبہ کتنی لاگت کا تھا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ پر کام بند کر دیا گیا ہے اور اس کیلئے جو پائپ موقع پر آئے تھے وہ یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیئے گئے ہیں؟

(و) اس منصوبہ پر کام بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں اس کا ٹھیکہ کس کو الاٹ ہوا تھا؟

(ز) حکومت یہ منصوبہ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 05 دسمبر 2008 تاریخ وصولی 14 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) یہ درست نہ ہے۔البتہ واسا لاہور نے کرول گھاٹی تا محمود بوٹی 72 انچ کا سیور کا کام کچھ عرصہ قبل الاٹ کیا تھا جو کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی اجازت نہ ملنے کے باعث شروع نہ ہو سکا تاہم اب ایک نیا ترمیم شدہ منصوبہ برائے بچھائی سیور 72 انچ از شادی پورہ تا سلامت پورہ بنایا گیا ہے جس کی منظوری حکومت پنجاب نے دے دی ہے جس پر 751.014 ملین روپے خرچ ہوں گے۔اس سکیم پر 13 مارچ 2009 سے کام شروع ہو چکا ہے۔

(ب) الاٹ شدہ کام رنگ روڈ کی سروس روڈ میں ہونا تھا جس کی اجازت محکمہ مواصلات و تعمیرات نے نہ دی۔

(ج) اس منصوبہ پر عمل درآمد نہ ہو سکا اس لئے اس پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(د) اس منصوبہ کی کل لاگت 99.250 ملین روپے تھی۔

(ہ) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے رنگ روڈ کی سروس روڈ میں پائپ بچھانے کی اجازت نہ ملنے کے باعث منصوبہ پر کام بند کر دیا گیا تھا۔ موقع پر جو پائپ لائے گئے تھے چونکہ وہ ٹھیکیدار کے تھے اس لئے اس نے موقع سے اٹھوا لئے اور اس مد میں کوئی ادائیگی نہیں کی گئی تھی۔

(و) اس منصوبہ پر کام بند کرنے کی وجہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے رنگ روڈ کی سروس روڈ میں پائپ بچھانے کی اجازت نہ دینا تھا۔

(ز) حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں اب ایک نیا ترمیم شدہ منصوبہ برائے بچھانا سیور 72 انچ از شادی پورہ تا سلامت پورہ بنایا گیا ہے۔ جس میں پائپ کے بچھانے کا مختلف راستہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس سکیم کی منظوری حکومت پنجاب نے دے دی ہے۔ جس پر 751.014 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ اس سکیم پر 13 مارچ 2009 سے کام شروع ہو چکا ہے جو کہ آئندہ چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2009)

لاہور۔ ایل ڈی اے ایونیو کی تفصیلات

*2462: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون میں ڈسٹرکٹ ناظم لاہور نے اپنے انسٹیٹیوٹ کے لئے 400 کنال جگہ الاٹ کروائی ہوئی ہے؟

(ب) ایل ڈی اے ایونیو سکیم کب شروع ہوئی اور یہ کہاں پر واقع ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو میں فوجی افسران کو بھی پلاٹ دیئے گئے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ریکارڈ کے مطابق ڈسٹرکٹ ناظم لاہور کو ایل ڈی اے ایونیو 1 میں کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی۔

(ب) ایل ڈی اے ایونیو 1 ہاؤسنگ سکیم 2002 میں شروع کی گئی تھی اور یہ رائیونڈ روڈ ٹھوکر نیاز بیگ سے 6 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ایونیو 1 ہاؤسنگ سکیم چونکہ خالصتاً سرکاری و نیم سرکاری ملازمین کے لئے بنائی گئی ہے۔اس لئے تمام ایسے محکمہ جات کے درخواست گزاران جن میں افواج پاکستان بھی شامل ہیں کو قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹ الاٹ کئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2009)

لاہور-پی پی 145 میں واسا کے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2483: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 145 لاہور میں واسا کے کتنے ٹیوب ویلز واٹر سپلائی کے لئے کہاں کہاں لگے ہوئے ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز میں سے کتنے کب سے خراب ہیں؟

(ج) کیا یہ ٹیوب ویلز اس حلقہ کی آبادی کے مطابق پانی فراہم کر رہے ہیں؟

(د) اگر اس حلقہ کی آبادی میں مزید واٹر سپلائی کے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے تو حکومت کب تک مزید ٹیوب ویلز اس حلقہ میں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 26 فروری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 145 لاہور میں واسا کے 16 عدد ٹیوب ویلز مندرجہ ذیل جگہوں پر لگے ہوئے ہیں:-

(1) گوالہ کالونی (2) افتخار پارک ہربنس پورہ (3) فتح گڑھ تکیہ (4) فتح گڑھ ڈسپنسری (5) گلشن پارک (6) فیصل چلڈرن پارک (7) سلامت پورہ تکیہ (8) کریم نگر راج باہ روڈ (9) سلامت پورہ نمبر 5 راج باہ روڈ (10) شاہ دین پارک (11) دھوبی گھاٹ جی ٹی روڈ (12) بابا گادھی شاہ (13) سراج پورہ (14) روڈ پیر دربار (15) مومن پورہ (16) نادیہ گھی ملز

(ب) سارے ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں اور کوئی ٹیوب ویل خراب نہیں ہے۔

(ج) یہ ٹیوب ویلز اس حلقہ کی آبادی کے مطابق پانی فراہم کر رہے ہیں۔لیکن کچھ علاقوں میں جن میں گلشن پارک، مسکین پورہ، لال پل اور فتح گڑھ شامل ہیں گرمیوں میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔

(د) اس حلقے کی آبادی میں مزید واٹر سپلائی کے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے اور حکومت پنجاب نے سال ہی میں دو نئے ٹیوب ویلز مسکین پورہ اور فتح گڑھ میں لگا دیئے ہیں جو اس وقت چالو حالت میں ہیں۔

ان ٹیوب ویلوں کے چلنے کے بعد گلشن پارک، مسکین پورہ، لال پل اور فتح گڑھ کے علاقوں سے پانی کی کمی کی شکایت دور ہو گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جون 2009)

ایل ڈی اے پلازہ لاہور آگ لگنے کی وجوہات

*3473: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ لاہور میں لگنے والی آگ میں جلنے والی فائلز پی ایم سی، جنرل سیکشن (ایس / جی) اور بجٹ کے متعلق تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آگ لگنے کے دوران سیکورٹی کیمرے خراب تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آگ جان بوجھ کر کرپشن کے کیس چھپانے کے لئے لگائی گئی؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست نہ ہے۔دراصل ایل ڈی اے پلازہ کے آٹھویں فلور پر واقع نجی ٹی وی کے چینل کے دفتر میں آگ لگی تھی جس پر قابو پالیا گیا نہ ہی ایل ڈی اے اور نہ ہی کسی دوسرے سرکاری دفتر واقع ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگی، اس وجہ سے کسی قسم کے قیمتی سامان کے ضائع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ب) درست نہ ہے تفصیل ضمن "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے تفصیل ضمن "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2010)

پی پی 144 لاہور نیو کرول مسلم آباد پارک کی تفصیلات

*3790: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 144 لاہور یو سی 37 میں نیو کرول مسلم آباد پارک میں نالیوں کا گندہ پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہارٹیکلچر والوں نے پارک میں گھاس و پودے ختم کر دیئے ہیں؟

(ج) 2009-10 میں پارک کی خوبصورتی کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور مذکورہ پارک میں کب تک گھاس و پودے لگا دیئے جائیں گے؟

(د) اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے کتنے مالی و دیگر عملہ تعینات ہے ان کے نام اور کام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2009 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے حال ہی میں واسا ایل ڈی اے نے بڑے سیوریج پائپ بچھا کر نکاسی آب کا بہترین بندوبست کر دیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے نالیوں کا گندہ پانی واسا کی غفلت کی وجہ سے پارک کو خراب کرنے کا باعث بنا۔ PHA نے تین لاکھ روپے لگا کر اسے دوبارہ قابل استعمال بنانے کے لئے مٹی ڈلوائی تاکہ پودے لگا کر اس کا اصل حسن بحال کر دیا جائے جس کے لئے Estimate کو Process کیا جا رہا ہے۔ تاہم اہل محلہ کا خیال ہے کہ پارک میں مزید مٹی ڈال کر اونچا کیا جائے لیکن اس سے برساتی پانی ارد گرد کے گھروں کے لئے نقصان کا باعث ہو گا۔ مزید فنڈز مہیا ہوتے ہی مکمل کر دیا جائے گا۔

(ج) سال 2009-10 میں پارک کی خوبصورتی کے لئے تقریباً آٹھ لاکھ روپے مزید کا تخمینہ ہے۔ فنڈز مہیا ہوتے ہی ترقیاتی کام مکمل کر دیا جائے گا۔

(د) اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے تین آدمی عمران میٹ، محمد عاشق اور اللہ دتہ مالی تعینات ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 14 مئی 2010)</u>

<u>گوجرانوالا شہر۔ واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلز لگانے کی تفصیلات</u>

*4596: <u>ڈاکٹر محمد اشرف چوہان:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ لگائے گئے ہیں؟

(ب) کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ج) ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی اس شہر کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) اس شہر کی آبادی کیلئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟

(ہ) کتنے گیلن کم پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

(و) کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 17 نومبر 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) گوجرانوالہ شہر میں 45 عدد ٹیوب ویل نصب ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں۔

(ج) گوجرانوالہ شہر میں نصب شدہ 45 ٹیوب ویلوں سے 29 ملین گیلن روزانہ پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) گوجرانوالہ شہر میں روزانہ 105 ملین گیلن پانی کی ضرورت ہے۔

(ہ) گوجرانوالہ شہر میں رزوانہ 76 ملین گیلن کم پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(و) حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس ضمن میں سال 2008-2007 اور 2009-2008 میں 21 عدد نئے ٹیوب ویل 2 منصوبہ جات کے تحت لگائے جارہے ہیں جن کی تخمینہ لاگت 194 ملین روپے ہے جو جون 2010 تک مکمل ہوجائیں گے۔اس کے علاوہ متعدد واٹر سپلائی سکیمیں زیر غور ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2010)

ایل ڈی اے منظور شدہ سکیموں کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*4748: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے 2005 میں پہلی دفعہ پورے ضلع لاہور میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار قانونی طور پر ایل ڈی اے کو دے دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے نے لاہور میں کچھ پرائیویٹ سکیمیں پاس / منظور کی ہیں اگر ہاں تو 2002 سے اب تک کتنی سکیمیں منظور / پاس کی ہیں ان کے نام اور منظور کروانے والے ادارے / اشخاص کے نام کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں میں بغیر منظوری / پاس کے پلاٹ فروخت کر دیئے گئے اور کچھ میں ابھی بھی پلاٹ فروخت کئے جا رہے ہیں اگر ہاں تو ایل ڈی اے ان کے خلاف کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے اور کب تک؟

(تاریخ وصولی 03 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ 2005 میں ضلع لاہور میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار قانونی طور پر ایل ڈی اے کو دیا گیا ہے۔

(ب) ایل ڈی اے نے اب تک 213 سکیمیں منظور کی ہیں۔ (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ایل ڈی اے میں سی ایم پی سیل پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے نقشہ جات جانچ پڑتال کرنے کے بعد حتمی منظوری کے لئے ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے کے پاس بھیجتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ کچھ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں منظوری کے بغیر پلاٹ فروخت کر رہی ہیں / کر دیئے ہیں۔ان کے خلاف چالان کر کے ایل ڈی اے کے مجسٹریٹ صاحبان کو بھیجے جاتے ہیں جو ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں۔مزید برآں ایل ڈی اے نے عوام الناس کی اطلاع کے لئے بارہا ان غیر قانونی سکیموں کے بارے میں اشتہارات اخبارات میں بھی دیئے ہیں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

<u>(تاریخ وصولی جواب 16 مارچ 2010)</u>

<u>لاہور۔آبادی کے حساب سے سیوریج سسٹم میں توسیع کے منصوبہ جات</u>

<u>*4751: چودھری محمد اسد اللہ:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے پھیلاؤ کی وجہ سے موجودہ سیوریج سسٹم ناکافی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کچھ منصوبہ جات زیر غور ہیں اگر ہاں تو ان منصوبہ جات میں شامل سکیموں کے نام اور اس پر لاگت کا تخمینہ کیا ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 03 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لحاظ سے موجودہ سیوریج سسٹم ناکافی ہے- واسا نے سیوریج سسٹم 3.5 ملین آبادی کے لئے لگایا تھا جب کہ اس وقت اس سہولت سے مستفید ہونے والی آبادی 5.387 ملین ہے-

(ب) لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اس وقت 3 منصوبے زیر تکمیل ہیں جن کی مالیت 3155 ملین روپے ہے اور یہ منصوبے سال 2013 میں مکمل ہو جائیں گے ان کی تفصیل (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے- قلیل المدتی منصوبے جو زیر غور ہیں یا عنقریب شروع ہونے والے ہیں ان کی تعداد 13 ہے اور ان منصوبوں کی مالیت 1324 ملین روپے ہے- یہ منصوبے سال 2011 میں شروع ہونے متوقع ہیں اور ان کی تکمیل مدت 2 سال ہے ان کی تفصیل (F/B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

ضلع وہاڑی، سیوریج بچھانے و دیگر ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*4909: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم ضلعی حکومت اور کتنی صوبائی حکومت کی طرف سے موصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم کس کس جگہ واٹر سپلائی و سیوریج بچھانے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 17 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع وہاڑی میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو صوبائی حکومت کی طرف سے مالی سال 08-2007 میں 88.188 ملین روپے اور 09-2008 میں 155.540 ملین روپے موصول ہوئے جب کہ ضلعی حکومت کی طرف سے کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔

(ب) مالی سال 08-2007 کے دوران مختلف ترقیاتی منصوبوں پر 84.009 ملین روپے اور مالی سال 09-2008 میں 146.129 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران 28 واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئی تھیں ان میں 9 سکیمیں مکمل ہو گئی تھیں جو کہ اب چل رہی ہیں اور باقی سکیمیں اگلے مالی سال میں جاری ہیں۔مالی سال 08-2007 اور 09-2008 میں مکمل ہونے والی سکیموں کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) مالی سال 08-2007 میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے، ڈی اے پر -/4703283 روپے اور مالی سال 09-2008- میں -/7069064 روپے خرچ ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 مارچ 2010)

لاہور۔ایل ڈی اے کے 23 بلڈنگ انسپکٹرز کی سبکدوشی کی تفصیلات

*5064: جناب محمد محسن خاں لغاری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے اعلیٰ حکام نے ٹاؤن پلاننگ و کمرشل برانچ میں برسوں سے تعینات تقریباً 23 بلڈنگ انسپکٹروں کو سبکدوش کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیلڈ سٹاف نہ ہونے کے باعث غیر قانونی تعمیرات کے واقعات بڑھ گئے ہیں؟

(ج) مذکورہ سبکدوش افسروں کے خلاف کیا الزامات تھے اور کیا باقاعدہ انکوائری کی گئی اور کن کن اہلکاروں کے خلاف الزامات ثابت ہوئے، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 24 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ 23 بلڈنگ انسپکٹروں کو سبکدوش کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے نئے بھرتی کئے گئے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کو فیلڈ کی ذمہ داری بھی دی گئی ہے اور تمام غیر قانونی تعمیرات پر نوٹس اور مسماری کی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ج) سبکدوش افسران کے خلاف غیر قانونی تعمیرات میں ملوث ہونے کے الزامات تھے باقاعدہ انکوائری انٹی کرپشن میں جاری ہے جن اہلکاروں کے خلاف الزامات ثابت ہوئے ہیں ان میں قاضی مسعود اور آفتاب احمد خان شامل ہیں باقی افسران پر انکوائری فی الحال جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

واسا لاہور کے خسارہ و بقایا جات کی تفصیلات

*5067: انجینئر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ واسا لاہور کا خسارہ / بقایا جات بڑھ کر ایک ارب روپے کے قریب پہنچ گیا ہے، ان بقایا جات کی ریکوری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

مورخہ 31-12-2008 تک مبلغ -/2023597327 روپے بقایا جات کے ضمن میں بذمہ صارفین تھے جن میں سے مبلغ -/579250843 روپے سال 2009 تک وصول کر لئے گئے۔ مزید براں 6935 عدد کنکشن پانی و سیور پکڑے گئے جن کو محکمہ کی پالیسی کے مطابق ریگولرائز کرتے وقت سابقہ ایک سال کے بل کے برابر جرمانہ لاگو کیا گیا جس کی وجہ سے محکمہ کے ریونیو میں اضافہ ہوا اور بقایا جات بھی بڑھ گئے جو 31-12-2009 تک مبلغ -/2117578589 روپے ہیں جس کی بلحاظ ٹاؤن تفصیل درج ذیل ہے:-

نام ٹاؤن	31-12-2008 تک بقایا جات	31-12-2009 تک وصولی	31-12-2009 کو نئے کنکشنوں کے اضافہ کے ساتھ کل بقایا جات
علامہ	307183528/-	99954598/-	342364642/-

اقبال			
عزیز بھٹی	-/48962953	-/68107804	-/51002788
شالیمار	-/218751711	-/192653981	-/224900980
گنج بخش	-/593153000	-/94984000	605174000
راوی ٹاؤن	-/544810135	-/77586460	-/625040179
نشتر ٹاؤن	-/310736000	-/45964000	-/269096000
میزان	-/2023597327	-/579250843	-/2117578589

(تاریخ وصولی جواب یکم جون 2010)

ضلع سرگودھا- سال 08-2007، 09-2008 میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*5157: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع سرگودھا کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کیلئے موصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم پرانی سکیموں کی بحالی اور مرمت پر خرچ ہوئی، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمنیہ لاگت بتائیں؟

(ہ) اس وقت کتنی سکیموں پر کام جاری ہے ان سکیموں کے نام بتائیں نیز یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(تاریخ وصولی 09 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا کو سال 08-2007 سکیموں کی مد میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:-

1-اربن واٹر سپلائی سکیم	Rs. 25.705 Million

2-اربن سیوریج،ڈرینج سکیم	Rs. 48.400 Million
3-رولرواٹر سپلائی سکیم	Rs. 23.731 Million
4-رولر سیوریج،ڈرینج سکیم	Rs. 167.705 Million
کل رقم	Rs. 265.541 Million

2008-09سکیموں کی مد میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:-

اربن واٹر سپلائی سکیم	Rs. 3.560 Million
اربن سیوریج،ڈرینج سکیم	Rs. 34.000 Million
رولرواٹر سپلائی سکیم	Rs. 122.397 Million
رولر سیوری،ڈرینج سکیم	Rs. 145.462 Million
کل رقم	Rs. 301.417 Million

(ب) سال2007-08

نام سکیم	تخمینہ لاگت	خرچہ2007-08
1-اربن ڈرینج سکیم میانی (Revised)	Rs. 10.263 Million	Rs. 9.737 Million
2-اربن ڈرینج سکیم بھیرہ (Revised)	Rs. 21.983 Million	Rs. 22.048 Million
3-آر سی سی پائپ "72فرام سلانوالی روڈ	Rs. 47.323 Million	Rs. 26.907 Million
4-کمپری ہنسو سیوریج ڈرینج سکیم کوٹ مومن	Rs. 57.175 Million	Rs. 27.500 Million
کل رقم	Rs. 136.747 Million	Rs. 86.192 Million

سال2008-09

نام سکیم		
آر سی سی پائپ "72فرام	Rs. 47.323	Rs. 36.884

سلانوالی روڈ	Million	Million
کمپری ہنسو سیوریج ڈرینج سکیم کوٹ مومن	Rs. 57.178 Million	Rs. 51.487 Million
رولر سیوریج ڈرینج سکیم دود	Rs. 9.990 Million	Rs. 6.003 Million
کل رقم	Rs. 114.491 Million	Rs. 94.374 Million

(ج)

سال2007-08نام سکیم	تخمینہ لاگت	خرچہ
نہ ہے	نہ ہے	نہ ہے
سال2008-09نام سکیم	تخمینہ لاگت	خرچہ
1-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم اجنالہ	Rs. 2.766	Rs. 1.333
2-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر13.ASB	Rs. 1.290	Rs. 1.581
3-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر60−NB	Rs.2.553	Rs. 2.277
4-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر16.SB	Rs. 5.920	Rs. 4.830
5-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم دیووال	Rs. 6.314	Rs. 0.879
6-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر9−ML	Rs. 6.031	Rs. 4.863
7-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم استقلال آباد	Rs. 9.908	Rs. 9.144
8-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم	Rs. 2.000	Rs.1.781

		چک نمبر87-NB
Rs. 1.676	Rs. 3.547	9-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر48.NB
Rs. 15.381	Rs. 18.692	10-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر50.NB
Rs. 2.316	Rs. 2.762	11-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر107.SB
Rs. 1.911	Rs. 4.300	12-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر113.SB
Rs. 4.817	Rs. 5.556	13-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر115.SB
Rs. 2.832	Rs.4.388	14-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر126.SB
Rs. 4.651	Rs. 5.832	15-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم چک نمبر125.SB
Rs. -----	Rs. 1.982	16-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم سیال شریف
Rs. -----	Rs. 4.120	17-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم نہنگ
Rs. 1.770	Rs. 3.764	18-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مانگوالی
Rs. - - - -	Rs. 10.732	19-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم علی پور سیداں
Rs. 0.310	Rs. 2.616	20-بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم نواب پور

21-بحالی ومرمت واٹر سپلائی سکیم کالرہ	Rs. 4.442	Rs. 0.432
کل رقم	Rs. 109.745	Rs. 62.757

(د) نئی جاری سکیموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سکیموں کی مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جون 2010)

لاہور۔قواعد کے برعکس پلازوں کی تعمیر ودیگر تفصیلات

*5230: انجینیئر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول تقریباً چار سو کے قریب پلازے اور کثیر المنزلہ عمارتیں ایسی ہیں جن میں منظور شدہ نقشوں اور تعمیراتی قواعد کے برعکس تعمیرات اور تبدیلیاں کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سب کچھ ایل ڈی اے کے عملہ کی نااہلی اور ملی بھگت کا نتیجہ ہے اگر یہ درست ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے کہ لاہور میں ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول تقریباً چار سو کے قریب پلازے اور کثیر المنزلہ عمارتیں ایسی ہیں جن میں منظور شدہ نقشوں اور تعمیراتی قواعد کے برعکس تعمیرات اور تبدیلیاں کی گئی ہیں۔غیر قانونی پلازے ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول ایریا میں تعمیر ہوئے جن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور ان میں سے بہت سے پلازوں پر Demolition کی کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔

(ب) درست ہے کہ یہ سب کچھ ایل ڈی اے کے عملہ کی نااہلی اور ملی بھگت کا نتیجہ ہے ذمہ داران کے خلاف انٹی کرپشن میں انکوائری جاری ہے جن میں سے بہت سے بلڈنگ انسپکٹرز بھی شامل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک فیصل آباد کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*5566: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک فیصل آباد کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان پارکوں کی دیکھ بھال پر سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(د) ان پارکوں کو مزید Develop کرنے کیلئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 21 اپریل 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) رقبہ جناح باغ 50 ایکڑ 0 کنال 13 مرلے ہے جب کہ رقبہ ڈی گراؤنڈ 8 ایکڑ 7 کنال ہے۔

(ب) عملہ باغبانی کی شدید کمی کے باوجود باغ جناح میں 58 اہلکار اور ڈی گراؤنڈ پارک میں 13 اہلکار کام کرتے ہیں۔

(ج) خرچہ برائے سال 2007-08 جناح باغ

خرچہ تنخواہ عملہ جناح باغ 2007-08	5375904 روپے
متفرق خرچہ جناح باغ 2007-08	410623 روپے
کل	5786527 روپے

خرچہ برائے سال 2008-09 جناح باغ

خرچہ تنخواہ عملہ جناح باغ 2008-09	6444264 روپے
متفرق خرچہ عملہ جناح باغ 2008-09	732919 روپے
کل	7177183 روپے

خرچہ برائے سال 2007-08 ڈی گراؤنڈ پارک

خرچہ تنخواہ عملہ گراؤنڈ	1428000 روپے
متفرق اخراجات ڈی گراؤنڈ	1729791 روپے
کل	3157791 روپے

خرچہ برائے سال 09-2008 ڈی گراؤنڈ پارک

خرچہ تنخواہ عملہ گراؤنڈ	1524000 روپے
متفرق اخراجات ڈی گراؤنڈ	276411 روپے
کل	1800411 روپے

(د) جناح باغ کی ڈویلپمنٹ کا PC–I تیار کیا جا رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2010)

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر فیصل آباد کا قیام و دیگر تفصیلات

*5567: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی فیصل آباد کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس کی تحویل میں کتنے پارک کس کس جگہ ہیں؟

(ج) ان پارکوں کا رقبہ کتنا ہے، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(د) اس کے قیام سے آج تک انہوں نے کتنے پارکس فیصل آباد میں Develop کئے ہیں اور کتنے نئے قائم کئے ہیں؟

(ہ) اس کو سال 10-2009 کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر ایجنسی کا قیام مورخہ 1-07-2009 کو عمل میں آیا۔

(ب) اس کی تحویل میں کل 217 پارک ہیں۔لسٹ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پارکوں کل کل رقبہ 385 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے ہے اور محل وقوع کے حوالہ سے تفصیلی لسٹ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جڑانوالہ روڈ پر ایک فواروں والا نیا پارک قائم کیا گیا ہے جب کہ ایجنسی کے قیام پذیر ہونے پر جتنے پارک ٹی ایم ایز اور ایف ڈی اے سے ڈویلپڈ تحویل میں آئے ان کی Maintenance شدید قلت عملہ (سپروائزری و دیگر سٹاف) احسن طریقہ سے کی جا رہی ہے۔ گرین بیلٹس الائیڈ روڈ، جیل روڈ لیاقت روڈ کوتوالی روڈ، بلال روڈ، کچہری روڈ، لاری اڈا روڈ، مال روڈ، جڑانوالہ روڈ، ستیانہ روڈ، طارق روڈ،

صدیقیہ مسجد تلہ پہاڑی گراؤنڈ، سوساں روڈ پہاڑی گراؤنڈ تا کوہ نور چوک، جھنگ روڈ، ہلال احمر چوک، جی ٹی ایس چوک، ریلوے اسٹیشن چوک، چناب کلب چوک و دیگر تکونیوں کی نہ صرف ری ڈویلپمنٹ کی گئی ہے بلکہ ان علاقہ جات میں واقع باغبانی کے رقبہ و گرین بیلٹس میں زیبائشی گھاس اور پودے لگا کر ٹیکنیکل طریقہ سے لینڈ اسکیپنگ کر دی گئی ہے اور مزید بہتری کی کوشش کی جا رہی ہے۔پانچ اہم چوکوں / مقامات پر فوارے بھی لگائے ہیں جن کو عوام الناس میں خوب پذیرائی ہوئی ہے۔

نہری پانی کی شدید کمی اور زمینی پانی کے کڑوا ہونے کی وجہ سے علاقہ جات باغبانی کی سیرابی میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔علاقہ کو پانی بذریعہ واٹر باؤزرز اور واٹر لاریز دیا جاتا ہے اس ضمن میں استعمال ہونے والی مشینری کی شدید کمی ہے۔جس کے لئے صوبائی حکومت سے مدد کی درخواست کی جاتی ہے۔

(ہ) (الف) نان ڈویلپمنٹ فنڈز	50 ملین	ازاں حکومت پنجاب
(ب) ڈویلپمنٹ فنڈز سکیم ٹو سکیم	200 ملین	ازاں حکومت پنجاب
(ج) بجٹری سپورٹ	50 ملین ازاں فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد	
کل	300 ملین	

(تاریخ وصولی جواب 29 جون 2010)

شادباغ لاہور۔گندے نالے پر چھت مکمل کرنے کا مسئلہ

***5633: محترمہ نسیم لودھی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار شادباغ کے علاقے وسن پورہ سکیم نمبر 2 کے گندے نالے پر چھت کا کام ادھورا چھوڑ کر رفوچکر ہو گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ نالے پر فوری چھت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 4 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے۔مذکورہ ڈرین کی کل لمبائی 3000 رننگ فٹ ہے جس میں 2720 رننگ فٹ ڈھانپی جا چکی ہے۔مختلف اوقات میں مختلف ٹھیکیداروں کو وسن پورہ سکیم نمبر 2 کے گندے نالے پر چھت ڈالنے کا کام دیا گیا جو کہ مکمل کر دیا گیا۔اس وقت موقع پر کوئی کام بھی زیر التوا نہیں ہے۔

(ب) مذکورہ نالے پر چھت ڈالنے کا جو کام ابھی ہونا باقی ہے وہ 280 رننگ فٹ ہے۔اس کا تخمینہ لاگت 871100/- روپے لگایا گیا ہے۔فنڈز کی فراہمی ہوتے ہی اس کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

لاہور میں پارکوں، سیر گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5647: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ایسے پارکوں، سیر گاہوں کی تعداد کیا ہے جہاں ٹکٹ لگائی گئی ہے؟

(ب) لاہور میں ایسے کتنے تفریحی مقامات (پارک، سیر گاہیں) ہیں جو بغیر ٹکٹ کے ہیں؟

(ج) کیا حکومت لاہور شہر میں مزید پارک، سیر گاہیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کے زیر نگرانی اس وقت کوئی ایسی پارک نہیں ہے جہاں ٹکٹ لگائی گئی ہو۔

(ب) لاہور میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے زیر انتظام 850 پارکوں میں داخلہ ٹکٹ نہیں ہے۔

(ج) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور شہر میں مزید پارکس بنانے کا ارادہ اور استعداد رکھتی ہے تاہم یہ تب ہی ممکن ہے جب پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کو حکومت، دیگر محکمہ، سوسائٹی یا کسی فرد کی طرف سے زمین اور فنڈ مہیا ہوں۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

لاہور کے شہری آمیزش شدہ بدبودار پانی پینے پر مجبور و دیگر تفصیلات

*5648: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہے جسکی وجہ سے لاہور شہر کے عوام سیوریج پائپ لائن اور واٹر سپلائی لائن کا آمیزش شدہ بدبودار پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زنگ آلودہ، بدبودار اور گندا پانی پینے کی وجہ سے عوام معدہ جگر، ہیپاٹائٹس اے، بی، سی جیسی موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سیوریج پائپ لائن اور واٹر سپلائی لائن کے نظام میں بہتری کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے۔ لاہور کے عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی واسا کی اولین ترجیح ہے۔ واسا میں 706 کلو میٹر لمبی واٹر سپلائی کی لائنیں ایسی تھیں جو یا تو ناکارہ ہو چکی تھیں یا اپنی میعاد پوری کر چکی تھیں ان میں سے 532 کلو میٹر لمبی واٹر سپلائی لائنوں کو گیسٹر و پیکج کے تحت 678.346 ملین روپے کی لاگت سے تبدیل کیا جا چکا ہے۔ جب کہ مزید 174 کلو میٹر لمبی لائنوں کی تبدیلی ہونا ابھی باقی ہے۔ ان کو رواں مالی سال میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اگر کسی علاقے سے گندے پانی کی فراہمی کی شکایت آئے تو واسا کی ٹیم جو کہ کیمسٹ کے زیر نگرانی کام کرتی ہے متعلقہ علاقے کے پانی کے نمونے حاصل کرتی ہے ان نمونوں کو واسا کی لیبارٹری میں ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور اگر پانی میں کسی قسم کی آلودگی ہو تو متعلقہ سب ڈویژن کے متاثرہ علاقے میں واٹر سپلائی کی لائنوں کی فلشنگ، صفائی اور کلورینیشن کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ پھر دوبارہ لیبارٹری میں ان علاقوں کے پانی کے نمونوں کی ٹیسٹنگ کی جاتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی کے نمونوں کی ان فٹ ہونے کی وجہ زیادہ تر صارف کے سروس پائپوں کا بوسیدہ ہونا ہے۔

(ب) واسا اپنے صارفین کو صاف پانی کی فراہمی کو مسلسل اور یقینی بنانے کے لئے اقدامات اٹھا رہا ہے۔ واسا میں پینے کے پانی کے متعلق جو نہی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے لیبارٹری فوراً اُس علاقے سے پانی کے نمونے حاصل کر کے ان کا تجزیہ کرتی ہے اور متعلقہ حکام کو مطلع کیا جاتا ہے اور اس علاقے پر مسلسل نظر رکھی جاتی ہے جب تک پانی کے بارے میں شکایت کا ازالہ نہیں ہو جاتا۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہیپاٹائٹس بی اور سی جیسے موذی امراض پانی کے ذریعے نہیں پھیلتے۔

(ج) لاہور میں لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان میں پانی میں ہائپو کلورائیٹ محلول ملانا، پرانی و ناکارہ واٹر سپلائی لائنوں کو تبدیل کرنا، پائپ لائنوں کو گاہے بگاہے صاف کرنا اور رات کو پائپ لائنوں میں مثبت دباؤ رکھنا شامل ہیں۔ پائپ لائنوں کی تبدیلی کے لئے اس سال حکومت پنجاب نے 159.002 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ 69 عدد پرانے ٹیوب ویلز جن کی میعاد

ختم ہو چکی تھی ان کو مالی سال 09-2008 اور 10-2009 میں 494.647 ملین روپے کے اخراجات سے تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو وافر مقدار میں صاف پانی مہیا کیا جا سکے- لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اس وقت 3 منصوبے زیر تکمیل ہیں جن کی مالیت 3155 ملین روپے ہے اور یہ منصوبے سال 2013 میں مکمل ہو جائیں گے ان کی تفصیل (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

ضلع لاہور- واسا کا سٹاف و دیگر تفصیلات

*5753: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں واسا کا کل کتنا فیلڈ سٹاف ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں واسا میں پائے جانے والے فیلڈ سٹاف میں کون کونسے عہدے ہیں نیز ان عہدوں پر کون کون کام کر رہا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں واسا کے فیلڈ سٹاف کو ریکوری کے لئے اعزازیہ بھی دیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم فروری 2010 تاریخ ترسیل 19 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا لاہور میں فیلڈ سٹاف کی کل تعداد 4785 ہے-

(ب) واسا لاہور میں پائے جانے والے فیلڈ سٹاف کے عہدے اور ان عہدوں پر کام کرنے والوں کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) یہ درست نہ ہے-

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

شیخوپورہ روڈ فیصل آباد پر پارک کو سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*5820: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ روڈ پر کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس کے ساتھ- پارک PHA فیصل آباد کے زیر کنٹرول ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پارک میں پبلک ٹائلٹ بنانے و دیگر سہولیات فراہم کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 06 فروری 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس کے ساتھ پارک PHA فیصل آباد کے زیر کنٹرول نہ ہے۔

(ب) اس جگہ کا کوئی PC-1، PHA کے زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اکتوبر 2010)

پی پی 125 سیالکوٹ میں واٹر سپلائی کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5911: چودھری طاہر محمود ہندلی ایڈووکیٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 125 ضلع سیالکوٹ میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں کس کس جگہ چل رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی بند ہیں؟

(ج) جو سکیمیں بند پڑی ہیں وہ کب سے بند ہیں؟

(د) ان سکیموں کو چلانے کیلئے کتنی گرانٹ درکار ہے حکومت ان سکیموں کو چلانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 24 فروری 2010 تاریخ ترسیل 23 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 125 سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل واٹر سپلائی کی سکیمیں چل رہی ہیں۔

نمبر شمار	نام سکیم	نمبر شمار	نام سکیم
1	واٹر سپلائی سکیم رائے پور	6	واٹر سپلائی سکیم وریو چھیچھروالی
2	واٹر سپلائی سکیم پٹھان والی	7	واٹر سپلائی سکیم گھڑی ملیاں
3	واٹر سپلائی سکیم گوپال پور	8	واٹر سپلائی سکیم پٹرتاں والی
4	واٹر سپلائی سکیم ویرم	9	واٹر سپلائی سکیم بھاگووال
5	واٹر سپلائی سکیم بھروکے	10	واٹر سپلائی سکیم کالاہراواں

		11	واٹر سپلائی سکیم لنگڑے والی

(ب) (i) چالو حالت میں= 9عدد سکیمیں چالو حالت میں ہیں۔

(ii) بند حالت میں= 2عدد بند ہیں(جن کی تفصیل درج ذیل ہے)۔

(ج) (i) واٹر سپلائی سکیم بھاگووال 1994ء سے بند ہے۔

(ii) واٹر سپلائی سکیم کالاہراواں 2001ء سے بند ہے۔

(د) (i)،W/S سکیم بھاگووال کے لئے۔/52,70,000روپے درکار ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(a) Replacement of Transformer Rs.5,00,000/-

(b) Tube well Boring Rs.12,00,000/-

(c) Replacement of machinery Rs.10,00,000/-

(d) Replacement of Pipeline .Rs 25,00,000 /-

(e) Payment of WAPDA dues Rs.70,000/-

(ii) W/S سکیم کالاہراواں کے لئے۔/17,30,000روپے درکار ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(a) Replacement of Transformer Rs.2,50,000/-

(b) Repair of machinery Rs.4,15,000/-

(c) Replacement of Pipeline .Rs 10,00,000 /

(d) Payment of WAPDA dues Rs.65,000/-

محکمہ ہذا نے ان سکیموں کو چالو کرنے کے لئے Estimate تیار کر دیئے ہیں جو نہی فنڈز مہیا کئے جائیں گے سکیموں پر کام شروع کر دیا جائیگا۔

(تاریخ وصولی جواب 06اکتوبر 2010)

گاؤں ہنجروال کے کاشتکاروں کے رقبہ پر قبضہ کی تفصیلات

*6023: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے کئی زمینداروں کی زمین اپنے قبضے میں لے لی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جوہر ٹاؤن میں پنڈ ہنجروال نیاز بیگ کا بہت زیادہ کاشتکاروں کا رقبہ سکیم میں آگیا ہے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن کاشتکاروں کا رقبہ ایل ڈی اے کی سکیم جوہر ٹاؤن میں ہے، ان لوگوں کو معاوضہ نہیں دیا گیا؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 3 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے لوگوں کو رہائش کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہاؤسنگ سکیمیں بناتا ہے اور لاہور شہر کی حدود میں مناسب جگہ / ایریا کا انتخاب کر کے ہاؤسنگ سکیم کا اعلان کرتا ہے۔ جہاں تک جوہر ٹاؤن سکیم کا تعلق ہے اسکا باقاعدہ نوٹیفکیشن سیکشن (1)6 ایل ڈی اے ایکٹ 1973ء کے تحت مورخہ 05 فروری 1981ء کو اس وقت کے ڈپٹی کمشنر لاہور کے دستخطوں سے شائع ہوا مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات بھی درست ہے کہ جوہر علی ٹاؤن سکیم میں دیگر موضع جات کے ساتھ ساتھ موضع ہنجروال کا رقبہ بھی سکیم میں شامل شدہ ہے جسکی تفصیل جواب "الف" میں دیئے گئے نوٹیفکیشن مورخہ 05 فروری 1981ء میں شامل ہے علاوہ ازیں کچھ رقبہ جو کہ مذکورہ نوٹیفکیشن میں شامل نہ تھا وہ بذریعہ (CORRIGENDUM) مورخہ 1983-11-16 نوٹیفکیشن کے تحت شامل کیا گیا تھا (CORRIGENDUM) کی کاپی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات حقیقت پر مبنی نہ ہے کیونکہ ایل ڈی اے نے جن کاشتکاروں / مالکان کا رقبہ سکیم میں شامل کیا گیا ان کا باقاعدہ ایوارڈ سنایا گیا اور جو مالکان اراضی اپنے رقبہ کے عوض ڈویلپڈ پلاٹ حاصل کرنا چاہتے تھے ان کو ایل ڈی اے کی ایگزیمپشن پالیسی کے مطابق 30% کے حساب سے اور ترقیاتی اخراجات جمع کرانے پر ڈویلپڈ پلاٹ دیئے جاتے ہیں اور جو مالکان پلاٹ کی صورت میں ایگزیمپشن حاصل نہیں کرنا چاہتے ان کو لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894ء کے مطابق معاوضہ دیا جاتا ہے اور اب تک کافی زیادہ مالکان اراضی کو انکی زمین کے بدلے پلاٹ دیئے جا چکے ہیں۔ کیونکہ مجاز اتھارٹی نے درخواست بابت معاوضہ پلاٹ مورخہ 10-3-2005 مقرر کر رکھی تھی اس تاریخ تک جن مالکان نے درخواست گزاری ہے وہ بمطابق ایگزیمپشن پالیسی پلاٹ لینے کے حق دار ہیں۔ تاہم جن مالکان کے رقبہ کے بارے میں کسی عدالت میں

کیس وغیرہ زیر کارروائی ہے۔ وہ مجاز عدالت سے فیصلہ کی روشنی میں نقد معاوضہ یا پلاٹ حاصل کرنے کا حق دار ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 06 اکتوبر 2010)

ضلع لاہور۔ہاؤسنگ سکیموں کی تفصیلات

*6131: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں مارچ 2008 تا یکم جنوری 2010 کل کتنی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں بنائی گئیں؟

(ب) پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ج) کتنی ہاؤسنگ سکیمیں گورنمنٹ کی منظور شدہ ہیں اور کتنی غیر قانونی ہیں؟

(تاریخ وصولی 08 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے ضلع لاہور میں اپنے کنٹرولڈ ایریا میں 2008ء سے جنوری 2010ء تک 15 پرائیویٹ سکیموں کی منظوری دی جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ایل ڈی اے صرف پرائیویٹ سکیموں کی منظوری دیتا ہے سکیموں میں ڈویلپمنٹ کا کام سکیم کا مالک منظوری کے بعد کرتا ہے۔

(ب) لف شدہ لسٹ میں سکیموں کے مالکان کے نام بھی درج ہیں۔

(ج) ایل ڈی اے نے 215 پرائیویٹ سکیموں کی منظوری دی ہے جو ایل ڈی اے کے کنٹرولڈ ایریا میں واقع ہیں ایل ڈی اے کو جب 2005 میں پہلی دفعہ حکومت پنجاب پرائیویٹ سائٹ ڈویلپمنٹ سکیم ریگولیشن کے تحت ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکیموں کا اختیار دیا تو ایل ڈی اے نے سروے کیا اور 131 غیر منظور شدہ / غیر قانونی سکیمیں پائی گئیں۔ ایل ڈی اے نے ان کے بارے میں اخبارات میں اشتہار دیئے تاکہ عوام الناس ان غیر منظور شدہ سکیموں میں پلاٹوں کی خرید و فروخت نہ کریں اب مارچ 2010ء میں حکومت پنجاب نے پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ سب ڈویژن رولز نافذ العمل کیا ہے جس کے مطابق ایل ڈی اے کو صرف اپنے کنٹرولڈ ایریا میں سکیمیں پاس کرنے کا اختیار ہے جو کہ ضلع لاہور کا 30 فی صد ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 06 اکتوبر 2010)

سرکاری محکموں کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنانے کا طریقہ کار و دیگر تفصیلات

*6405: میاں نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرکاری محکمے کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنانے کا طریقہ کار کیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) 2000 سے 2010 تک کتنے سرکاری محکموں کو ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کے لئے اجازت دی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 19 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

(الف) محکمہ ہذا غریب عوام کے لیے سستے مکانات کی تعمیر کے لئے پلاٹوں کی فراہمی کی مختلف ہاؤسنگ اسکیمیں تیار کرتا ہے، جس کا طریقہ درج ذیل ہے:-

اسکیم کی ضرورت	شہر میں کتنے ہاؤسنگ یونٹ ہیں اور کتنی کمی ہے۔
اسکیم کی منظوری	متعلقہ ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی سے سکیم اور جگہ کی منظوری لی جاتی ہے۔
زمین کی خریداری وغیرہ کیلئے PC-I کی تیاری	متعلقہ ادارے سے PC-I کی منظوری
زمین کا قبضہ	بمطابق متعلقہ (Sections) ایکٹ 1894 زمین کی ایکوزیشن کی جاتی ہے جس میں قبضہ زمین شامل ہے۔
ڈویلپمنٹ پی سی ون کی تیاری	متعلقہ ادارے سے پی سی ون کی منظوری اور ٹھیکیداروں سے ٹینڈرز کی فراہمی
پلاٹوں کی الاٹمنٹ	Disposal of land by Development Authorities (Act-1998) Rules2002 کے تحت پلاٹوں کی الاٹمنٹ۔
PC-IV	سکیم کی تکمیل کے بعد PC-IV تیار کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ محکمہ ہذا سرکاری محکموں کو تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے اور ڈپازٹ ورک کے طور پر ان محکموں کی اسکیمیں بھی تیار کرتا ہے۔

(ب) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے کسی مرکزی محکمہ کو 2000 سے 2010 تک ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کی اجازت نہیں دی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 06 اکتوبر 2010)

ملتان، ایم ڈی اے میں کرپشن کی تفصیلات

*6924: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایم ڈی اے میں کتنے ایسے آفیسرز ہیں جن پر کرپشن اور بے قاعدگیوں کے کیسز چل رہے ہیں انکے نام وعہدوں سے آگاہ کریں؟

(ب) ان کے خلاف کیسز کب سے چل رہے ہیں اور کتنے زیر التواء ہیں، انکی انکوائریاں کون کون سے آفیسرز کر رہے ہیں ان کے نام وعہدوں سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن آفیسرز کے خلاف کرپشن و بے قاعدگیاں ثابت ہوگئی ہیں اسکے باوجود وہ انہی پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں، ایسا کیوں کیا جا رہا ہے؟

(د) ایم ڈی اے میں کتنے اہلکاران وآفیسرز ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں ان کے نام وعہدہ جات سے آگاہ کریں؟

(ہ) حکومت ان کو کب تک ان کے متعلقہ محکمہ میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 05 مئی 2010 تاریخ ترسیل 19 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) (1) مسٹر احمد مستنیر ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ، محمد ایوب ہیڈ کلرک و عبدالغفار جونیئر کلرک کے خلاف پلاٹ نمبر 160/156 لودھی کالونی ملتان کی بوگس الاٹمنٹ کے الزام میں انکوائری شروع کی گئی جو عدالت عالیہ ملتان بنچ سے حکم امتناعی جاری ہونے کی وجہ سے زیر التوا ہے۔

(2) مسٹر شوکت حسین سندیلہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ، مسٹر لیاقت علی آفس سپرنٹنڈنٹ، راؤ عابد حسین ہیڈ کلرک اور قیصر شہزاد سینئر کلرک کے خلاف پلاٹ نمبر 6-H شاہ رکن عالم کالونی ملتان کو غیر قانونی طور پر ٹرانسفر کرنے کے الزام میں انکوائری مورخہ 13-04-2010 کو شروع کی گئی مگر

الزام علیہان نے لیبر کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا جواب مورخہ 2010-06-26 کو خارج ہو چکا ہے۔ لہذا انکوائری آفیسر نے انکوائری کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

(ب) (1) مسٹر احمد مستنیر ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ، محمد ایوب ہیڈ کلرک و عبدالغفار جونیئر کلرک کے خلاف پلاٹ نمبر 160 / 156 لودھی کالونی ملتان کی بوگس الاٹمنٹ کے الزام میں انکوائری بروئے حکم مورخہ 2005-10-13 سے شروع کی گئی۔

جو عدالت عالیہ ملتان بنچ سے حکم امتناعی جاری ہونے کی وجہ سے زیر التوا ہے۔ انکوائری کمیٹی درج ذیل افسران پر مشتمل ہے:-

1۔ چودھری محمد طیب ڈائریکٹر	کنوینئر
2۔ چودھری محمد اصغر ڈپٹی ڈائریکٹر	ممبر

2۔ مسٹر شوکت حسین سندیلہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ، مسٹر لیاقت علی آفس سپرنٹنڈنٹ، راؤ عابد حسین ہیڈ کلرک اور قیصر شہزاد سینئر کلرک کے خلاف پلاٹ نمبر H-6 شاہ رکن عالم کالونی ملتان کو غیر قانونی طور پر ٹرانسفر کرنے کے الزام میں انکوائری مورخہ 2010-04-13 کو شروع کی گئی جو کہ مسٹر نعیم حیدر عابدی، سٹاف آفیسر کے پاس بطور انکوائری آفیسر زیر کارروائی ہے۔ مگر الزام علیہاں نے لیبر کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا جواب مورخہ 2010-06-26 کو خارج ہو چکا ہے لہذا انکوائری آفیسر نے انکوائری کی کارروائی شروع کر دی ہے۔

3۔ مسٹر اعجاز احمد ایکسئین، ریاض احمد SDO، خالد فاروق سب انجینئر کے خلاف نااہلی اور غفلت کے مرتکب ہونے کے الزام میں تادیبی کارروائی مورخہ 2010-02-20 سے جاری ہے۔ ملک اللہ یار سپرنٹنڈنگ انجینئر پبلک ہیلتھ سرکل بہاولپور انکوائری آفیسر مقرر ہیں۔

4- مسٹر ممتاز حسین ایڈمنسٹریٹر شاہ شمس پارک اور چار سکیورٹی گارڈز کے خلاف نااہلی اور غفلت کے مرتکب ہونے کے الزام میں تادیبی کارروائی مورخہ 02-07-2010 سے جاری ہے- مسٹر نعیم حیدر عابدی، سٹاف آفیسر ایم ڈی اے بطور انکوائری آفیسر کام کر رہے ہیں-

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ جن آفیسران کے خلاف کرپشن و بے قاعدگیاں ثابت ہو گئی ہیں انہیں دوبارہ ان ہی پوسٹوں پر تعینات کر دیا گیا ہے- جن آفیسران کو انکوائری کے نتیجے میں قواعد کے تحت سزا دی گئی ان کے نام اور پوسٹنگ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

1- مسٹر محمد طاہر ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ کو پلاٹ نمبر E-1 / 17 آفیسرز کالونی کے 4 مرلہ رقبہ کی غلط الاٹمنٹ کرنے کے الزام میں تادیبی کارروائی کی گئی اور انکوائری رپورٹ کی روشنی میں ایک سال ترقی

روک لی گئی۔اس نے اس کے خلاف اپیل کی اور اپیلٹ اتھارٹی نے سزا برقرار رکھی۔اب موصوف اسٹیٹ مینجمنٹ سے تبدیل ہو کر شعبہ ٹاؤن پلاننگ میں کام کر رہے ہیں۔

2۔مسٹر احمد مستنیر ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ کی درج بالا الزامات کے ثابت ہونے پر تین سال کی ترقی روکی گئی اس نے بھی اس کے خلاف اپیل دائر کی جس پر اپیلٹ اتھارٹی نے سزا برقرار رکھی وہ اب شعبہ لینڈ مینجمنٹ میں کام کر رہے ہیں۔

(د) ایم ڈی اے میں اس وقت سات آفیسرز ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں جن کے نام اور عہدہ جات درج ذیل ہیں:۔

نام	عہدہ	تاریخ پوسٹنگ ایم ڈی اے
1۔سید تصدق حسین بخاری	ڈائریکٹر جنرل	21-05-2008
2۔ مسٹر علی اکبر بھٹی	ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ	30-04-2010
3۔ ملک محمد سلیم	ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن	15-12-2009
4۔کنور محمد نواز	اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ مینجمنٹ	19-02-2009
5۔مسٹر خالد محمود	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فنانس	18-12-2008
6۔مسٹر شعیب بوسن	لینڈ ایکوزیشن کلکٹر	09-01-2009
7۔ڈاکٹر ارشد حسین	میڈیکل آفیسر	14-02-2009

(ہ) گورنمنٹ پالیسی کے مطابق ڈیپوٹیشن پیریڈ تین سال تک ہوتا ہے اس کے بعد ان آفیسران کو واپس اپنے محکموں میں بھیجا جاتا ہے تاہم گورنمنٹ ان کو قبل از وقت بھی بلوا سکتی ہے یا ان کے ڈیپوٹیشن پیریڈ میں اضافہ بھی کر سکتی ہے۔مذکورہ بالا کسی بھی آفیسر کا ڈیپوٹیشن پیریڈ ابھی ختم نہیں ہوا۔یہ افسران حکومت کی طرف سے جاری کردہ احکام پر MDA میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں اور قواعد کے تحت متعین ڈیپوٹیشن کوٹہ کے اندر کام کر رہے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 06 اکتوبر 2010)</u>

ملتان، ایم ڈی اے میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***6925: ملک محمد عامر ڈوگر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایم ڈی اے میں گریڈ 11 سے گریڈ 20 تک کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی ڈائریکٹ کوٹہ اور کتنی پروموشن کوٹہ کی ہیں؟

(ب) ان میں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنے اہلکاران و آفیسرز کو کس کس اسامی پر پروموٹ کیا گیا، ان کے نام و عہدوں سے آگاہ کریں؟

(ج) ایم ڈی اے میں کون کونسے آفیسرز کتنے کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(د) ان میں سے کتنے آفیسرز ہیں جو عرصہ دس سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں کیا یہ قواعد کی خلاف ورزی نہ ہے، انکے نام و عہدوں سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ان کو فوری طور پر یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 05 مئی 2010 تاریخ ترسیل 22 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایم ڈی اے میں گریڈ 11 سے گریڈ 20 تک 205 اسامیاں ہیں- ان میں سے 85 ڈائریکٹ، 110 پروموشن کوٹہ اور 10 اسامیاں ڈیپوٹیشن کی بنیاد پر پر کی گئی ہیں- جس کی تفصیل "A" Annex ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ادارہ ہذا میں 46 آفیسران و اہلکاران کو ترقی دی گئی ہے- جن کے نام و عہدہ "B" Annex ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) ایم ڈی اے میں جتنے آفیسرز ایک جگہ پر جتنے عرصہ سے تعینات ہیں وہ عرصہ ہر نام کے آگے درج ہے ان کی تفصیل "C" Annex ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د) ایم ڈی اے میں عرصہ 10 سال یا اس سے زائد عرصہ کے صرف دو آفیسرز ہیں جو شعبہ ٹاؤن پلاننگ میں ایک جگہ پر تعینات ہیں- ان کے نام "C" Anex میں درج ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ٹاؤن پلانر ہیں اور ان کا دیگر شعبہ جات میں تبادلہ نہ ہو سکتا ہے-

(ہ) 10 سال سے زائد ایک ہی شعبہ میں تعینات ان دو آفیسران کو کسی دوسری جگہ ٹرانسفر نہیں کیا جا سکتا-کیونکہ یہ ایم ڈی اے کے مستقل ملازمین ہیں اور ٹاؤن پلاننگ کے شعبہ کے ٹاؤن پلانرز ہیں-دونوں اپنے فرائض بااحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں-ان کی اسامیاں Non Transferable ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 06 اکتوبر 2010)

پی پی 45 میانوالی، واٹر سپلائی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6929: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 45 میانوالی میں واٹر سپلائی کیلئے کتنے ٹیوب ویلز کس کس جگہ نصب ہیں؟

(ب) کتنے ٹیوب ویلز کب سے خراب ہیں ان کو چالو کرنے کیلئے کیا کیا مشکلات درپیش ہیں؟

(ج) اس حلقہ کی کتنی آبادی کو سرکاری پانی فراہم کیا جارہا ہے اور کتنی آبادی سرکاری پانی سے محروم ہے؟

(د) باقی آبادی کو پانی کی سپلائی کیلئے مزید کتنے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے، حکومت کب تک یہ ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 05 مئی 2010 تاریخ ترسیل 22 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 45 میانوالی میں واٹر سپلائی کے لئے کل 58 ٹیوب ویلز نصب ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 14 ٹیوب ویلز کے بند ہونے کا سال و تفصیل وجوہات اور ان کو چلائے جانے پر آنے والے تخمینہ جات سامنے درج ہیں۔ اگر ان تمام ٹیوب ویلز کو چلانے کے لئے حکومت پنجاب مبلغ 15 کروڑ روپے مہیا کرے تو یہ ٹیوب ویلز چل سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام سکیم	تعداد	کب سے بند ہے	موقع پر جو کام درکار ہے۔	رقم
1	ٹیوب ویل واں بھچراں	02-Nos	2002	تنصیب ٹیوب ویل، مشینری، پائپ لائن،	20.00 ملین

				چیمبر، ڈی سسٹم	
2	ٹیوب ویل ککاں والا	01۔No	2004	تنصیب ٹیوب ویل، مشینری ، پائپ لائن، بجلی ٹرانسفارمر	14.00 ملین
3	ٹیوب ویل بازی خیل	03۔Nos	2002	تنصیب ٹیوب ویل، مشینری ، پائپ لائن، چیمبر، بجلی	25.00 ملین
4	ٹیوب ویل سلطان والا شرقی	01۔No	2006	تنصیب ٹیوب ویل، مشینری ، پائپ لائن، چیمبر، بجلی	9.50 ملین
5	ٹیوب ویل پکہساندانوالہ	01۔No	2002	تنصیب ٹیوب ویل مشینری مرمت، پائپ لائن، بجلی ٹرانسفارمر	10.15 ملین
6	ٹیوب ویل کٹوخیلانوالہ	01۔No	2005	تنصیب ٹیوب ویل، مشینری ، پائپ لائن	8.500 ملین
7	ٹیوب ویل اباخیل	01– NO	2001	تنصیب ٹیوب ویل، مشینری ، پائپ لائن	10.00 ملین
8	ٹیوب ویل	02۔Nos	2001	تنصیب ٹیوب	20.00 ملین

	پاروانڈھی			ویل، مشینری ، پائپ لائن، چیمبر، بجلی	
9	ٹیوب ویل موسیٰ خیل	02-Nos	2001	تنصیب ٹیوب ویل، مشینری ، پائپ لائن، چیمبر، بجلی	20.00ملین

(ج) اس حلقہ میں کل 72 گاؤں ہیں جن میں سے 36 دیہہ کو واٹر سپلائی کا پانی مل رہا ہے اور ان کی آبادی 202216 ہے۔ 36 گاؤں سرکاری پانی سے محروم ہیں اور ان کی آبادی 198338 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) باقی 36 دیہہ آبادی کو پانی مہیا کرنے کیلئے تقریباً 42 ٹیوب ویلز کی ضرورت ہے اگر حکومت پنجاب فنڈز مہیا کرے تو ان پر جلد کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 06 اکتوبر 2010)

ضلع میانوالی، سیوریج سکیموں کی تفصیلات

*6930: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم کن کن سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام و تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنی رقم پرانی سکیموں کی بحالی اور مرمت پر خرچ ہوئی، ان کے نام و تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(د) اس وقت کتنی سکیموں پر کام جاری ہے ان سکیموں کے نام بتائیں یہ کب تک مکمل ہوں گی؟

(تاریخ وصولی 05 مئی 2010 تاریخ ترسیل 22 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع میانوالی میں سال 09-2008 اور 10-2009 میں کل 4 (چار) سکیمیں مکمل کی گئی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

2008-09

I-اربن سیوریج ڈرینج سکیم پپلاں	تخمینہ لاگت 14.924 ملین روپے لاگت خرچہ 16.473 ملین روپے
II-سیوریج سکیم کمر مشانی	تخمینہ لاگت 7.558 ملین روپے لاگت خرچہ 7.063 ملین روپے

2009-10

I- سیوریج ڈرینج سکیم دلیوالی	تخمینہ لاگت 2.145 ملین روپے لاگت خرچہ 1.904 ملین روپے
II-سیوریج سکیم دادو خیل	تخمینہ لاگت 1.00 ملین روپے لاگت خرچہ 1.118 ملین روپے

(ب) کوئی رقم خرچ نہ ہوئی

(ج) Comprehensive W/S & Sewerage Scheme Mianwali (میگا پروجیکٹ) کا تخمینہ 350.800 ملین ہے جس میں سیوریج سکیم میانوالی پر مبلغ 271.273 ملین روپے خرچ ہوں گے جن میں سال 10-2009 میں صرف سیوریج سکیم پر 6 لاکھ خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) Comprehensive W/S & Sewerage Scheme Mianwali (میگا پروجیکٹ) پر کام جاری ہے۔ اگر حکومت پنجاب فنڈز مہیا کرتی رہی تو یہ پروجیکٹ 3 (تین) سال میں مکمل ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 06 اکتوبر 2010)

لاہور　　　　مقصود احمد ملک

8 اکتوبر 2010　　　　سیکرٹری